مدینۃ المسیح

ایام زیر رپورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو خفیف حرارت رہی۔ تاہم حضور خود نمازیں پڑھاتے رہے اور دیگر دینی اشغال میں مصروف رہے۔

۳۱۔ اکتوبر جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی اپنی بعض خوابوں کی بناء پر قادیان تشریف لائے مولوی صاحب موصوف کے ساتھ ان کی اہلیہ صاحبہ اور بچے بھی ہیں۔ بیماری اور بہ تقاضائے عمر مولوی صاحب بہت ضعیف اور کمزور ہو گئے ہیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب دورہ سے واپس آگئے ہیں۔ جن کے ساتھ دارجیلنگ سے ایک یوریشین لڑکا بھی آیا ہے

نامہ نبیرہ
(گذشتہ سے پیوستہ)

الٰہی فضل جب انسان اپنے لگائے ہوئے پودے کو بار ور دیکھے اور اپنی نظروں سے اس کے مفید پھل ملاحظہ کرے۔ تو یقیناً اس کا قلب مسرت سے بھر جاتا۔ اور وہ حمد باری کے ترانے گاتا ہے میرے قلب کی یہی کیفیت ہے۔ سات ماہ ہوئے کہ میں ایک نووارد مسافر کی حیثیت سے سالٹ پانڈ کے غیر مہمان نواز ساحل پر گستاخ امواج بحر سے تھپیڑے کھاتی ہوئی کشتی میں سے اُترا تھا۔ اسوقت صرف ایک شخص ساحل پر محبت کے دل کے ساتھ موجود تھا۔ اور دوسرا خاکی وردی میں احکام حکومت کی تعمیل کے لئے حاضر تھا۔ ملک میں مسلمان تھے۔ مگر بت پرستوں سے تھوڑے بہتر۔ لیکن کیا فضل الٰہی ہے کہ اب جو اصلاحات میں نے نافذ کی تھیں سالٹ پانڈ میں جا بجا عمل ہو رہا ہے (۱) عورتیں لباس پہنتی اور چھاتیاں ڈھانکتی ہیں (۲) نئے بچوں کے مُنہ پر صلیب کا نشان نہیں لگایا جاتا (۳) ختنہ شروع ہو گیا ہے (۴) پام کے رس کی شراب کوئی مسلمان اب نہیں پیتا (۵) گھٹنوں کے بل سلام کرنا موقوف ہو گیا ہے اور نہ صرف ان اصلاحات پر عمل شروع ہے۔ بلکہ جماعت کے اخلاص کی یہ کیفیت ہے کہ میری بات ان کے لئے "حکم الٰہی" کی صحیح تفسیر ہے۔ اور ہر جگہ مجھ سے یہی کہا جاتا ہے ہم وہ کرینگے جو آپ سکھاتے ہیں۔ نمازیں ہاتھ میری طرح خود بخود باندھنے لگے ہیں۔ اور ان سادہ نو احمدیوں کے اخلاص قلب کی یہ کیفیت ہے۔ کہ میں نے مسجد میں سنتیں پڑھیں۔ اور تمام جماعت میرے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ اور گو میں نے تکبیر نہیں کہی۔ مگر میری حرکات کو دیکھتے رہے۔ اور برابر جماعت کی طرح رکوع و سجود کیا۔ سات ماہ

ہیں یہ نتائج فضل الٰہی ہیں ؞

دو مثالیں

(۱) ایک گاؤں میں جلسہ تھا - اور تقریر کے بعد سوالات ہو رہے تھے - ایک مرد نے شکایت کی کہ عورتیں نماز نہیں پڑھتیں - انکو سمجھایا جائے - میں نے وعظ کیا - عورتوں نے نہایت توجہ سے سُنا - اور ان سب نے جنگل کے زرد پھول سروں میں لگاکر میری آمد پر خوشی کا اظہار کیا تھا - میرے اس وعظ پر کہ عورتیں سر کو ڈھانکیں - سب نے فوراً تعمیل کی - اور پھول پھینک کر سروں پر کپڑا لے لیا - جب میں وعظ ختم کر چکا - تو ایک نوجوان عورت نے جس کی کمر پر بچہ تھا - (یہاں گود کی بجائے بچے کمر پر باندھے جاتے ہیں) سوال کرنے کی اجازت مانگی - اجازت دی گئی اور اس نے کہا کہ میں عورتوں کی قائمقام ہوں - ہمیں شکایت ہے کہ ہم آپ کے حکم کی تعمیل کرنا چاہتی ہیں - لیکن مرد ہم کو کپڑے نہیں دیتے - انکو وعظ کیا جائے - میں اس جرائت پر خوش ہوا - اور مردوں کو وعظ کیا کہ لباس و خوراک تم پر فرض ہے وعظ ختم کرنے پر عورتوں نے اعلان کیا کہ آج ہماری فتح ہوئی -

(۲) مجھے بتایا گیا کہ ایک احمدی و غیر احمدی میں بحث تھی - موخرالذکر نے کہا - تمہارا (…………) سفید آدمی تمہیں گمراہ کر رہا ہے - اس کے جواب میں اول الذکر بولا - اچھا اگر ہمارا واعظ مَیں ہمیں دوزخ میں بھی لے جائیگا - تو ہم اس کے ساتھ ہی جائینگے - مگر تمہاری نہیں سُنینگے ؞

یہ دو مثالیں محض اسلئے نقل کرتا ہوں کہ احباب کرام کو معلوم ہو جائے - کہ لوگ اصلاح کے لئے تیار ہیں - حقیقی مسلم بننا چاہتے ہیں - طالب علم بہت موجود ہیں - معلم صرف ایک ہے - اور وہ بھی تین ملکوں کے لحاظ سے ہے اور کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے قلب میں ایک ادنیٰ غلام غلام احمدؑ و خادم محمود کی محبت خود بخود ڈالدی ہے ؞

فضلوں کی بارش

میں اپنی لیاقت اپنے اعمال اپنی بساط اپنی حیثیت کو ہمیشہ زیر نظر رکھتا ہوں اور ہر روز اللہؔ کے فضلوں کو بارش کی طرح اُترتے ہوئے دیکھتا ہوں - اور اللہ جانتا ہے محبت و اخلاص سے بھرے ہوئے قلب کے ساتھ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہوں ؞

(۱) میں ۱۳ ر ستمبر کو ایکرا سے روانہ ہُوا - نصف راستہ پر پہونچا تھا - اور سالٹ پانڈ سڑک کا پھاٹک بند اسپر Road closed no permits سڑک بند خاص اجازت منع لکھا تھا - ۱۵ ر ستمبر کو عید تھی اور اسپر مجھے ایسے مقام پر پہنچنا تھا - جو اسجگہ سے ۰ ۹ میل تھا یہاں کوئی واقف نہیں - سواری کا کوئی انتظام نہیں - سخت فکر لاحق ہوا ابھی ۵ منٹ نہ گذرے تھے کہ ایک شخص آیا - اور کہنے لگا - میں نے بڑی سفارشوں سے اجازت حاصل کی ہے - آپ کو میں ساتھ لیجاؤں گا - اور ہفتہ بھر میں صرف یہ ایک پہلی لاری تھی کہ جسے اجازت ملی ؞

(۲) سالٹ پانڈ پہونچکر دیکھا - کہ منزل مقصود والی سڑک پھر بند ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کی - توکلاً علے اللہ موٹر کرایہ پر مقرر کرلی - اور تمام تیاری کرلی - موٹر ڈرائور میری بیوقوفی پر ہنستا ہُوا چلا - ۷ بجے ۱۵ ر ستمبر کو آگیا - اور عاجز سوار ہو کر چل پڑا - راستہ میں پھاٹک سے تین فرلانگ کے فاصلہ پر روڈ انجنیر ملا جو پھاٹک کھولکر واپس آرہا تھا - اور سڑک کھلنے کا اعلان کرانے جارہا تھا - پہلی موٹر جو آج گذری - وہ میری تھی - اور میں ۱۹ ر ستمبر کو تیسرے پہر واپس آیا - آخری موٹر جو اس دن گذری وہ میری تھی - اور اس کے بعد پھر سڑک بند ہوگئی -

(۳) ۲۵ ر ستمبر کو مَیں نے کیپ کوسٹ کاسل کی طرف دورہ پر جانا تھا - سڑک کھل گئی - اور عاجز چلا گیا - تین دن کے بعد بارش ہوئی واپس آیا - تو سڑک بند تھی - اور پولیس کا کنسٹیبل چابی لیکر چلا گیا تھا - فکر ہوئی کہ اب کیا کیا جائے - میرے خدا نے مجھے فکر میں نہ رہنے دیا - معاً روڈ انجنیر خود آگیا - اور مجھ دیکھ کر میری طرف آیا - اور ہندوستانی میں بات کرنے لگا - اب تو کیا تھا - دوستی ہوگئی - نہ صرف دروازہ کھلا - بلکہ ایک سفید دوست ہاتھ لگ گیا - اور گولڈ کوسٹ میں سفر کی سب سے بڑی مشکل کا حل ہوگیا ؞

(۴) راستہ میں میری موٹر خراب ہوگئی - اور حسب پروگرام مجھے سنراہانام موضع میں پہونچنا تھا - بارش شروع ہوگئی - پہونچنے کی امید منقطع ہو رہی تھی - کہ جھٹ ایک لاری آگئی - میں سوار ہوگیا - اس لاری نے مجھے منزل مقصود سے ۸ میل ورے اتار دیا - اور باقی راستہ لاری کی سڑک پر پیدل چلنے کا ارادہ کر رہا تھا - کہ اسی گاؤں سے ایک لاری معاً آگئی اور میں اسمیں سوار ہو کر چل پڑا - گویا یہ تمام انتظام میرے لئے پہلے سے تھا ؞

لوگوں کے اخلاص نے روز نو مسلموں کی زیادتی -

جماعت کی ترقی اور ظاہری اسباب کا مؤید ہونا ایک مومن کے ایمان کو بڑھاتا ہے - اور مَیں نے اکثر کہا ہے اور پھر کہتا ہوں کہ :-

کیا یہ سب اتفاقات مَیں نے بنا لئے ؟ اللہ نے اور اس اللہ نے جس نے مسیح موعود کو بھیجا - لوگوں کو اسلام کی طرف لانے اور مجھے اپنی ہستی کا ثبوت دیکر ایمان میں ترقی کرنے کے لئے یہ سب سامان مہیا کئے ؞

ہائے ! کچھ لوگ ہیں جو مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ایسے امور کو نشان ٹھہرانے پر استہزا کیا کرتے تھے - اور آخر اللہ نے ان سے استہزا کی ہے - کیا وہ اس اشارہ کو سمجھینگے ؞

عبدالرحیم نیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۳۰ر نومبر ۱۹۲۱ء

حجت ملزمہ

مولوی محمد علی صاحب و دیگر غیر مبایعین پر

مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ اتمام حجت کا مدعا

مولوی محمد علی صاحب نے ان دنوں ایک ٹریکٹوں کا سلسلہ بنام "اتمام حجۃ" نکالنا شروع کیا ہے۔ جس کا مدعا انہی کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ "میاں صاحب نے جو نبوت حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کی ہے۔ وہ ان کا اپنا اختراع ہے۔ حضرت مسیح موعود یا جماعت احمدیہ اس مذہب پر قائم نہ تھے"

اس سلسلہ کے پہلے نمبر میں انہوں نے جماعت کے چھ اشخاص کی تحریروں میں سے چند ایسے فقرے لیکر جن میں بقول ان کے ۱۹۰۱ء کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منصب صرف محدثیت بتایا گیا ہے۔ یہ دعویٰ کیا ہے کہ مصنفین سلسلہ احمدیہ کا اصل مذہب" میاں صاحب کی کتاب حقیقۃ النبوۃ کے شایع ہونے سے پہلے۔ یہی تھا کہ حضرت صاحب کی نبوت سے مراد محدثیت ہے۔ خاتم النبیین کے یہی معنے سب احمدی کرتے تھے کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہے۔ اور نبوت میں سے جو کچھ باقی ہے۔ وہ صرف محدثیت ہے"

اپنی تبدیلی عقیدہ کو چھپانے کی کوشش

اور پھر اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ "پس اگر انہوں نے کبھی لفظ نبی کا استعمال کیا۔ تو وہ صرف بمعنے محدث۔ اور ایسا ہی اگر دوسرے کسی نے بھی لفظ نبی استعمال کیا۔ تو وہ بھی بمعنے مجدد ہی تھا" اور پھر اپنے اس فقرہ کے پچھلے حصہ (اگر دوسرے کسی نے بھی لفظ نبی استعمال کیا) کی یوں توضیح کی ہے کہ "جب ایک دو نہیں نصف درجن مصنف مخالفوں کو اسی لفظ نبی کے استعمال کا جواب دیتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد محدثیت ہے۔ تو میرے اسی لفظ کے استعمال پر یہ تشریح کیوں حرام ہو گئی"

یعنے چونکہ ان شخصوں نے کبھی حضرت اقدس کو محدث بتایا اسلئے ثابت ہوا کہ کل مصنفین سلسلہ اور تمام جماعت احمدیہ کا حقیقۃ النبوۃ سے قبل یہی مذہب تھا کہ حضرت اقدس نبی نہیں بلکہ محدث ہیں۔ اور جس کسی احمدی نے کسی جگہ اپنی تحریر یا تقریر میں حضرت اقدس کو نبی بتایا۔ اسکی مراد اس سے صرف محدث تھی۔ اور جب تمام سلسلہ کا یہ مذہب اور یہ محاورہ ثابت ہوا۔ تو یہ اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ جس جس جگہ میں نے اپنی سابقہ تحریرات میں حضرت اقدس کو نبی بتایا ہے۔ اس سے میری مراد "صرف محدث" ہی تھی۔ یہ ہے خلاصہ مولوی صاحب کے ٹریکٹ کا۔ اور یہ ہے آپکی منطق۔ جس پر آپ کی اس تمام بحث کا دارو مدار ہے

مولوی محمد علی صاحب کو اس سرزنی کی ضرورت کیوں پیش آئی

پیشتر اسکے کہ مولوی صاحب کے پیش کردہ حوالوں پر نظر کیجائے یا آپکی اس منطق کی حقیقت کھولی جاوے اسبات کو ظاہر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کو اسقدر سرزنی اور اس پیچیدہ استدلال کی ضرورت کیوں پیش آئی اور کیوں "زید یا بکر" کی تحریروں سے جنہیں بخیال ان کے حضرت اقدس کی نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔ یہ استدلال کرنا پڑا۔ کہ چونکہ فلاں فلاں شخص نے کسی جگہ پر نبوت مسیح موعود کا انکار کیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ میں نے جو جابجا اپنی سابقہ تحریرات میں حضرت اقدس کو نبی و رسول بتایا ہے۔ اس سے میری مراد محدثیت تھی۔ کیوں نہ آپ نے اس مدعا کو ثابت کرنے کے لئے خود اپنی ہی سابقہ تحریروں میں سے کوئی حوالہ پیش کر دیا۔ جس سے یہی مدعا ثابت ہو جاتا

سو اسکی وجہ یہ ہے کہ خود ان کی اپنی کسی سابقہ تحریر سے یہ مدعا ثابت ہونا ناممکن تھا۔ اسلئے مجبور ہو کر انہیں یہ راہ اختیار کرنی پڑی۔ جس کا ایک بین ثبوت یہ ہے کہ جب رسالہ "مولوی محمد علی صاحب کی تبدیلی عقائد" شائع ہوا۔ تو اسپر انہوں نے ایک ٹریکٹ میں اعلان کیا کہ "میرے پاس نہ تو یہاں ریویو آف ریلیجز ہے اور درحقیقت مجھے ابھی اسقدر فرصت۔ کہ میں مفصل ان مضامین پر قلم اٹھا سکوں۔ نومبر میں النبوۃ فی الاسلام کا لکھنا شروع کرونگا۔ اور اسمیں بالتفصیل ساری باتوں کا جواب۔ اور ان حوالوں کا مفصل جواب دونگا"

اگرچہ مولوی محمد علی صاحب کا یہی جواب اصل حقیقت کو آشکارا کر رہا تھا۔ اور بتا رہا تھا کہ مولوی صاحب کے پاس ان حوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اور یہ عذر عذر باطل ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنڈت کھڑک سنگھ آریہ کے اسی قسم کے عذر پر فرمایا تھا کہ "تم یہ جواب دیتے ہو کہ ہمیں فرصت نہیں۔ وید یہاں موجود نہیں۔ بھلا یہ کیا جواب ہے اس جواب سے تم جھوٹے ٹھہرتے ہو" (مکتوبات احمدیہ جلد دوم ص۲۳) مگر ہم پھر بھی مولوی صاحب کے موعودہ "مفصل جواب" کے منتظر رہے لیکن افسوس کہ جب النبوۃ فی الاسلام شائع ہوئی۔ تو اسمیں "ان حوالوں کا مفصل جواب" اور "بالتفصیل ساری باتوں کا جواب" تو کجا ایک سطر بھی ان حوالوں کے جواب میں نہ تھی۔ ہاں ٹائٹل پیج کے اندر کے صفحہ پر ایک نوٹ کے ضمن میں یہ جواب تک کہ "اس اعتراض کا جواب کہ میری کسی تحریر میں پہلے حضرت مسیح موعود کے متعلق لفظ نبی کا لکھا گیا ہے۔ میں نے کتاب کے اندر اسلئے نہیں دیا کہ میری بحث اصولی ہے۔ اصولی بحث میں میری یا زید یا بکر کی تحریر کوئی حجت شرعی نہیں" یہ طرز کہ اصولی کو چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی باتوں میں تو تو میں میں کی جائے۔ نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی۔" اپنی سابقہ تحریروں کا جواب نہ دینے کا تو یہ عذر کر دیا۔ مگر بالمقابل اسی کتاب میں صفحہ ۲۹۵ و ۲۹۶ پر زید یا بکر" (جناب مولوی امروہی صاحب و جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب وغیرہ) کی قبل از ظہور اختلاف کی بعض تحریرات ہمارے خلاف حجت کے طور پر پیش کر دیں۔ جس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اپنی سابقہ تحریروں کا جواب نہ دینے کی بابت جو انہوں نے یہ عذر پیش کیا۔ کہ "میری یا زید یا بکر کی تحریر کوئی حجت شرعی نہیں" یہ سراسر جھوٹا عذر تھا۔ اور اصل جواب نہ دینے کی یہ تھی کہ ان تحریروں کا جواب کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ اور نہ ان کے خلاف کوئی بات ان کی سابقہ تحریروں میں پائی جاتی ہے

اسجگہ یہ امر بھی قابل تعجب ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی سابقہ تحریروں کا جواب نہ دینے کی وجہ تو یہ بتائی تھی کہ "میری یا زید یا بکر کی تحریر کوئی حجت شرعی نہیں" لیکن اب وہی مولوی صاحب زید و بکر کی تحریروں کو نہ صرف ان کے لکھنے والوں پر بلکہ تمام جماعت پر نہ صرف "کوئی حجۃ" بلکہ حجت تامہ کاملہ قرار دیکر انہیں "اتمام حجت" کے نام سے شایع کرتے ہیں۔ فیا للعجب!!

مولوی محمد علی صاحب کے پیش کردہ حوالوں پر نظر

اسکے بعد اب میں مولوی صاحب کے پیش کردہ حوالوں کی

حقیقت کھولتا ہوں۔ یہ حوالے دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو محض مغالطہ دہی سے ہمارے عقائد کے خلاف قرار دئے گئے ہیں۔ ورنہ انہیں کوئی ایسی بات نہیں۔ جو ہمارے عقائد کے خلاف پیش ہو سکے۔ اور دوسرے وہ جو اگر من وجہ ہمارے خلاف متصور ہو سکتے ہیں۔ تو ساتھ ہی مولوی محمد علی صاحب کے عقائد کے بھی خلاف ہیں۔ قسم اول میں جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ جناب مفتی محمد صادق صاحب جناب میر قاسم علی صاحب و جناب مولوی غلام نبی صاحب کے حوالے ہیں۔ اور قسم دوم میں جناب مولوی عمر الدین صاحب شملوی اور جناب میر محمد سعید صاحب حیدرآبادی کے حوالے آتے ہیں۔

مولوی سرور شاہ صاحب اور نبوت مسیح موعود

جناب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب والا حوالہ پیش کرتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ "جب کسی مخالف نے لفظ نبی کے استعمال پر اعتراض کیا۔ تو اسوقت مولوی سرور شاہ صاحب نے ذیل کا جواب دیا جسکو اخبار بدر نے "لفظ نبی یا مجدد کا استعمال" کا عنوان قائم کرکے شائع کیا۔ لفظ نبی کے معنے اپنے مصدروں کے لحاظ سے دو ہیں۔ اول اپنے خدا سے اخبار غیب پانیوالا۔ دوم۔ عالی رتبہ شخص جس شخص کو اللہ تعالیٰ بکثرت شرف مکالمہ سے ممتاز کرے۔ اور غیب کی خبروں پر مطلع کرے۔ وہ نبی ہے۔ اس رنگ میں میرے نزدیک تمام مجددین سابق مختلف مدارج کے انبیاء گذرے ہیں۔" بدر مورخہ ۱۶ر فروری ۱۱ع

یہاں اول تو عنوان نے ہی فیصلہ کر دیا کہ اسوقت جماعت کا مذہب یہ تھا۔ اور یہی اخبار نویسوں کا مذہب تھا کہ لفظ نبی کا استعمال ہم بمعنے مجدد کر رہے ہیں۔ پھر مولوی سرور شاہ صاحب نے تمام مجددین سابق کو مختلف مدارج کے انبیاء قرار دیکر یہ واضح کر دیا کہ جس نبوت کو وہ حضرت مسیح موعود میں مانتے ہیں۔ وہ وہی ہے جو محدثین اُمت میں جاری و ساری ہے۔"

مولوی محمد علی صاحب نے اس حوالہ سے اور اس کے عنوان سے جو دو استدلال کئے ہیں۔ انمیں سے پہلا استدلال سراسر تحریف پر مبنی ہے اسمیں شک نہیں کہ اگر عنوان کے وہی الفاظ ہوتے جو انہوں نے بتلائے ہیں تو ان سے بلاشبہ یہ وہم پیدا ہو سکتا کہ شاید نبی یا مجدد کہنے سے مراد یہاں پر لفظ نبی کو بمعنے مجدد قرار دینا ہو لیکن عنوان کے یہ الفاظ نہیں ہیں۔ بلکہ در اصل عنوان یہ ہے "الفاظ نبی و مجدد کا استعمال" جن سے وہ مدعائے فاسد ہرگز نہیں حاصل ہو سکتا جو مولوی محمد علی صاحب نے اس عنوان کو بگاڑ کر اور اسمیں تحریف کرکے اسکی بجائے عنوان کے الفاظ "لفظ نبی یا مجدد کا استعمال" رکھکر حاصل کرنا چاہا ہے

علاوہ اسکے مذکورہ بالا عنوان اختیار کرنے کی جو وجہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی خوش فہمی سے بتائی ہے (کہ جب کسی مخالف نے مسیح موعود کیلئے لفظ نبی کے استعمال پر اعتراض کیا تو جواب میں یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ آپکے لئے لفظ نبی کا استعمال ہم بمعنے مجدد کر رہے ہیں یہ عنوان اختیار کیا گیا) یہ انکی سراسر مغالطہ دہی ہے۔ کیونکہ اس عنوان کے اختیار کرنے کی وجہ عنوان کے ساتھ ہی اس کے نیچے ایڈیٹر اخبار نے صریحاً یہ بتائی ہے کہ "ایک شخص نے ان الفاظ (یعنی نبی و مجدد) کی تحقیقات کے متعلق خط لکھا تھا" جس سے ظاہر ہے کہ ان الفاظ کو عنوان میں رکھنے کی بنا انہیں ہم معنی قرار دینے پر نہیں۔ بلکہ اس بنا پر اکٹھا جمع کیا گیا ہے کہ سائل کا سوال ان میں سے ہر ایک کے متعلق ہے۔ پس مولوی محمد علی صاحب کو یا کسی اور کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں ہو سکتا کہ وہ صریح بتائی ہوئی وجہ کے خلاف اپنے پاس سے ایک وجہ گھڑ کر پیش کر دیں۔

دوسرا استدلال مولوی محمد علی صاحب کا بھی سراسر مغالطہ دہی پر مبنی ہے۔ اگر وہ جناب سید صاحب کے مذکورہ بالا فقرہ کی بنا پر یہ کہتے۔ کہ اسمیں اگرچہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کا اقرار ہے۔ جس سے بلاشبہ ثابت ہوتا ہے کہ سید صاحب اس اختلاف سے پہلے بھی حضرت مسیح موعود کو نبی ہی یقین کرتے تھے۔ مگر ساتھ ہی مجددین سابق کو بھی نبی بتایا گیا ہے۔ حالانکہ اب سید صاحب مجددین سابق کو نبی نہیں مانتے۔ تو ایک حد تک انکا اس نتیجہ کے نکالنے میں معذور بھی قرار دیا جا سکتا تھا ؛

مگر مولوی صاحب نے تو الٹا اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ گویا سید صاحب نے اس فقرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا انکار کرکے آپ کو ایک محدث اور غیر نبی مجدد قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس فقرہ میں سید صاحب نے حضرت اقدس کی نبوۃ کا یہ بین ثبوت پیش کیا ہے۔ کہ آپ پر نبی کی تعریف صادق آتی ہے اسلئے آپ یقیناً "یقیناً" خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں اور یہی نہیں کہ اس مضمون کے اسی فقرہ محولہ بالا میں نبوت کا اثبات کیا گیا ہے۔ بلکہ اس مضمون کے شروع ہی میں سید صاحب خاتم النبیین کے یہ معنے ثابت کرکے کہ ہر قسم کے کمالات آپکی ذات مبارک پر ختم ہو گئے۔ کوئی آپ کی برابری کا دم نہیں مار سکتا" بالمقابل لکھتے ہیں کہ "اگر خاتم النبیین کے صحیح معنے یہ ہیں کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ بند کر دیا گیا۔ تو اس آیتہ میں اس جملے کے فرمانے کا موقع اور محل کیا تھا۔ خاتم النبیین سے بالاتفاق اعزاز مقصود ہے۔ مگر کیا آپ نے کبھی سوچا ہے۔ کہ کسی سلسلہ انعامات کے محض اخیر پر آنے میں کونسا اعزاز ہے۔"

اس سے ظاہر ہے کہ جس مضمون سے مولوی محمد علی صاحب نے یہ بات ثابت کرنی چاہی ہے۔ کہ سید صاحب موجودہ اختلاف سے قبل حضرت مسیح موعود کو صرف محدث اور مجدد غیر نبی سمجھتے تھے۔ اور نبوت کا دروازہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر بند قرار دیتے تھے۔ اس مضمون میں تو سید صاحب موصوف نے بڑی شدّ و مدّ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا اثبات کیا ہے۔ اور ختم نبوت کے یہ معنی غلط ثابت کئے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے ؛

یہ عجیب بات ہے کہ سید صاحب کے جس مضمون کا حوالہ دیکر مولوی صاحب نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ اسمیں حضرت مسیح موعود کی نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔ اسی مضمون کی نسبت مولوی ثناء اللہ نے یہ دعوےٰ کیا ہے کہ اسمیں (حضرت) مرزا صاحب کو نبی ثابت کیا گیا ہے۔ اور بالمقابل جناب مفتی محمد صادق صاحب پر اس نے یہ الزام لگاتے ہوئے کہ انھوں نے مولوی شبلی صاحب کے سامنے یہ ظاہر کیا کہ مرزا صاحب نبی اور رسول نہیں ہیں۔ لکھا ہے کہ ان دونوں بیانوں میں اختلاف ہے۔ جس کے جواب میں مفتی صاحب نے ۱۶ر مارچ ۱۹۱۱ء کے پرچہ اخبار بدر میں لکھا ہے کہ "خاتم النبیین پر ابن حزم" جو مولوی سرور شاہ صاحب کے ایک مضمون کا حوالہ دیکر اس اظہار پر اعتراض کرتا ہے۔ جو مولوی شبلی کے سامنے ان الفاظ میں کیا گیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد دوسرا نبی آنے والا کوئی نہیں نہ نیا نہ پرانا۔ حالانکہ دونوں میں کوئی تخالف نہیں۔ واقع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ تو پچھلے نبیوں میں سے کوئی نبی آنیوالا ہے۔ جیسا کہ دوسرے مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام پھر بجسدہ العنصری آئینگے۔ اور نہ کوئی ایسا نبی پیدا ہونیوالا ہے۔ جو مستقل نبوت رکھتا ہو۔ بلکہ جو آنیوالا ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض یافتہ اور ان کے لئے بمنزلہ ظل کے فنا فی الرسول کے مقام پر ہوگا۔"

پس ایک ایسے مضمون کے متعلق جو اہل حدیث اور بدر کے درمیان زیر بحث آچکا ہے اور اس کی نسبت دشمن و دوست نے تسلیم کیا ہے کہ اسمیں مسیح موعودؑ کی نبوت کا اثبات کیا گیا ہے نہ کہ نفی ۔ مولوی محمد علی صاحب کا یہ کہنا کہ اسمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت کی نفی کی گئی ہے ۔ کسقدر خطرناک مغالطہ دہی ہے ۔ علاوہ اسکے سید صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی موجودگی میں حضور کے سامنے جو مضامین لکھکر شائع کئے ان میں صریح طور پر حضور کی نبوت کا اثبات موجود ہے ۔ نمونہ کے طور پر دیکھئے ۔ ایک مخالف کے اعتراض کے جواب میں ہی سید صاحب اخبار بدر جلد پنجم نمبر پنجم صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں "اعتراض ۔ آپ کا (حضرت مسیح موعودؑ کا) دعویٰ نبوت یہ آپکا حال ہے ۔ اور حال بمقابلہ قرآن مجید اور عمل رسول اللہ دلیل نہیں ہے ۔ میری تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ نبی نہیں ہیں ۔ آپ سب کام چھوڑ کر علماء دین سے نبوت کا فتوےٰ حاصل کریں)" ۔ حضرت مرزا صاحب نے ہرگز نہیں لکھا ۔ اور نہ فرمایا کہ میرے دعویٰ نبوت کی بنا حال پر ہے بلکہ صاف طور پر لکھا ہے کہ میرے دعوےٰ کی بنا ان امور پر ہے کہ جن پر سب انبیاء کے دعوے کی بنا تھی ۔ پھر قرآن مجید میں ہرگز نہیں آیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ آئیگا ۔ بلکہ اسکے خلاف ہے ۔ کہ ضرور آئیگا ۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو علم ہوا کہ لوگوں نے لا نبی بعدی کے معنے غلط فہمی سے یہ خیال کر لئے ہیں کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ ہوگا ۔ تو آپ نے لوگوں کو فرمایا قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدی"

باقی رہی یہ بات کہ کبھی مولوی سید سرور شاہ صاحب کا یہ خیال بھی رہا ہو کہ حضرت مسیح موعودؑ سے قبل بھی امت محمدیہ میں انبیاء گذرے ہیں ۔ سو کچھ بعید نہیں کہ وہ اس بارہ میں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشاد پر اطلاع علم پانے سے قبل کبھی ایسا خیال کرتے رہے ہوں ۔ مگر ۵ ار مئی کے پرچہ بدر والا انکا مضمون ایسے خیال کا بالکل ازالہ کر رہا ہے ۔ علاوہ اس کے افرادی حیثیت میں کسی فرد جماعت کی تحریر جماعت پر کوئی حجت بھی نہیں ہے ۔

مفتی محمد صادق صاحب اور نبوت مسیح موعودؑ

جناب مفتی محمد صادق صاحب پر جو الزام مولوی محمد علی صاحب نے مولوی شبلی والی گفتگو کیطرف اشارہ کر کے لگایا ہے ۔ اگر یہی الزام اس سے قبل مولوی ثناء اللہ مفتی صاحب پر نہ لگا چکا ہوتا اور مفتی صاحب اسکا جواب خود اپنے قلم سے اسی اخبار بدر میں متعدد مرتبہ شائع کر چکے ہوتے اور آج یہ سوال اٹھتا تو شاید مولوی محمد علی صاحب کو ابلہ فریبی کیلئے کچھ کام دے سکتا ۔ مگر جب خود مفتی صاحب مولوی ثناء اللہ کے بار بار کے اعتراضوں پر متعدد مرتبہ اسکی حقیقت کھول چکے اور اسکی اصلیت ظاہر کر چکے ہیں جیسا کہ ۱۶ر مارچ ۱۹۱۱ء والے حوالہ مذکورہ بالا سے ظاہر ہے اور جیسا کہ اسکے بعد ۲۰ر اپریل ۱۹۱۱ء کے پرچہ میں اسپر بالتفصیل روشنی ڈال چکے ہیں ۔ تو اب اس صاف شدہ بات کو دہراتے چلے جانا اور مفتی صاحب کے جوابات کا ذکر تک بھی نہ کرنا کونسی ایمانداری ہے ۔ ۲۰ر اپریل ۱۹۱۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوب اخبار عام کے الفاظ "میں صرف اسوجہ سے نبی کہلاتا ہوں ۔ کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے معنے یہ ہیں کہ خدا سے الہام پا کر بکثرت پیشگوئی کرنیوالا اور بغیر کثرت کے یہ معنے متحقق نہیں ہو سکتے" کا حوالہ دیکر جناب مفتی صاحب لکھتے ہیں "یہی بات نبی کے معنوں کے متعلق جو عربی اور عبرانی زبان میں ہے شبلی صاحب کو سمجھائی تھی ۔ جو حق بات ہے اسکے اظہار سے ہم رک نہیں سکتے ۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جس کی نبوت کو خدا تعالیٰ نے زبردست نشانوں سے ثابت کر دیا ہے ۔ ہم اسکو کہیں کہ وہ نبی نہیں"

پس جب ظہور اختلاف سے ایک مدت دراز پہلے جناب مفتی صاحب نے مولوی شبلی والی گفتگو سے پیدا ہونے والی وہم کا ازالہ کر کے اپنے مدعا کو آپ واضح کر دیا تو اب مولوی محمد علی صاحب کا اس تشریح کو نظر انداز کر کے قائل کے منشاء کے خلاف اس گفتگو کو انکار نبوت کے ثبوت میں پیش کرنا اگر عمداً مغالطہ دہی نہیں تو اور کیا ہے ؟

میر قاسم علی صاحب اور نبوت مسیح موعودؑ

جناب میر قاسم علی صاحب کے متعلق بھی مولوی محمد علی صاحب کی یہ مغالطہ دہی ہے کہ حقیقۃ النبوۃ کے شائع ہونے سے پہلے وہ حضرت اقدس کی نبوت کے منکر تھے ۔ کیا ان کی کتاب ۔ النبوۃ فی خیر امت ۔ حقیقۃ النبوۃ سے بعد کی ہے ؟ یا کیا اسمیں حضرت اقدس کی نبوت کو بڑے زبردست دلائل سے ثابت نہیں کیا گیا ۔ دین الحق میں بھی کہیں انہوں نے نبوۃ حضرت مسیح موعودؑ کا انکار نہیں کیا ۔ صرف مستقل نبی ہونیکی نفی کی ہے (جو تمام جماعت کا عقیدہ ہے اور جو حقیقۃ النبوۃ میں بھی موجود ہے) چنانچہ وہ اسکے شروع میں لکھتے ہیں کہ "مجھے جہانتک زبانی اور تحریری اعتراضوں کے سننے کا اتفاق ہوا ہے ۔ حسب ذیل ہیں ۔

۱ ۔ مرزا صاحبؑ نبوۃ اور رسالت مستقلہ کے مدعی ہیں ۔

۲ ۔ مرزا صاحبؑ ختم نبوۃ کے منکر ہیں ۔

۳ ۔ مرزا صاحبؑ بجائے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نیا کلمہ سکھاتے ہیں ۔ ان اعتراضات کا مجمل مگر مکمل جواب تو صرف یہ ہے ۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین"

(دیباچہ دین الحق صفحہ ۴ ۔ ۵ ۔ ۶)

باقی رہی یہ بات کہ اسمیں ازالہ اوہام وغیرہ کے حوالے بھی مشتمل بر انکار از دعویٰ نبوۃ بھی موجود ہیں ۔ سو یہ بات تو حقیقۃ النبوۃ میں بھی موجود ہے ۔ جس کے متعلق مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں کہ کتاب "حقیقۃ النبوۃ کے شائع ہونے سے پہلے کیا لکھتے رہے ہیں" اور وہاں ایسے حوالے پیش بھی اسی بات کے ثبوت میں کئے گئے تھے ۔ کہ کوئی نئی شریعت لانے کا یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے فارغ ہو کر اور اس کے واسطے کے بغیر کوئی منصب پانیکا حضرت اقدس کا دعویٰ ہرگز نہیں تھا ۔ بلکہ حضور نے ہمیشہ اس سے اپنی بیزاری اور بریت ظاہر کی (دیکھو حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۹۱ تا ۹۶)

مولوی غلام نبی صاحب اور نبوت مسیح موعودؑ

اسی طرح جناب مولوی غلام نبی صاحب کی ایک ایسی تحریر کا حوالہ دیتے ہیں جو انہوں نے قیام مصر کے زمانہ میں لکھی تھی مولوی محمد علی صاحب نے خطرناک مغالطہ دہی سے کام لیا ہے ۔

مکرم مولوی غلام نبی صاحب مصر جانے کے لئے قادیان سے ۱۹۱۰ء کے اواخر میں روانہ ہوئے تھے ۔ اور ۲۴ر مارچ ۱۹۱۴ء کو یہاں واپس پہنچے ۔ اور اس عرصہ میں مصر میں انکو سلسلہ اور مرکز سلسلہ کے حالات سے کسی ذریعہ سے کوئی آگاہی

حاصل نہیں ہوتی تھی۔ مولوی صاحب بتاتے ہیں۔ کہ وہاں مجھے ایک دفعہ کسی ذریعہ سے صرف اتنا معلوم ہوا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کے لوگوں کو دوسروں کے پیچھے نماز پڑھنے سے حتمی طور پر منع فرمایا ہے۔ اس سے زیادہ کبھی کسی بات کی مجھے وہاں اطلاع نہیں ملی تھی۔ غرض اس مصر کی رہائش کے عرصہ میں جب تک بھی کہ مولوی صاحب وہاں رہے۔ ان کیلئے ابھی سلسلہ کی عمر کا سنہ ۱۹۰۰ء بھی نہیں آیا تھا۔ اور دراصل آپ اس تمام عرصہ میں سلسلہ احمدیہ کی عمر کے سنہ ۱۹۰۰ء ہی میں تھے پس مولوی محمد علی صاحب کا مولوی غلام نبی صاحب کی اس درمیانی عرصہ کی کسی تحریر کو اس بات کے ثبوت میں پیش کرنا کہ سنہ ۱۹۰۱ء کے بعد انہوں نے نبوۃ مسیح موعود کا انکار کیا ہے۔ صریح مغالطہ نہیں تو اور کیا ہے۔

مولوی عمر دین صاحب اور نبوت مسیح موعودؑ

اسی طرح جناب مولوی عمر دین صاحب کی کتاب حقیقت ختم نبوۃ کو جو مولوی محمد علی صاحب نے ہمارے خلاف اور اپنی تائید میں پیش کیا ہے۔ یہ بھی اس سے کچھ کم مغالطہ نہیں ہے۔ مولوی محمد علی صاحب خود اپنے اسی ٹریکٹ میں تسلیم کرتے ہیں۔ کہ سنہ ۱۹۱۴ء میں خلافت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اوائل میں مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق مولوی عمر دین صاحب کا عقیدہ ابھی جماعت کے عقیدہ کے خلاف یہ تھا کہ منکرین حضرت مسیح موعودؑ ان معنوں میں کافر نہیں جنمیں انبیاء کے منکرین کو کافر کہا جاتا ہے۔ اور اسوقت خلافت احمدیہ کے بھی وہ منکر تھے۔ اور غیر مبایعین کے ہم خیال تھے اور یہ رسالہ حقیقت ختم نبوۃ اسی زمانہ بعد از ظہور اختلاف یعنی اواخر سنہ ۱۳ء و اوائل سنہ ۱۴ء کا لکھا ہوا ہے۔ پس جب یہ رسالہ ظہور اختلاف کے زمانہ میں لکھا گیا اور ایسے وقت میں لکھا گیا جبکہ اسکے لکھنے والے مولوی صاحب آپ لوگوں کے ہم خیال تھے۔ جسکا آپکو بھی اعتراف ہے تو پھر ان کا کوئی حوالہ ہمارے خلاف کیونکر حجت ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر یہ رسالہ کسی فریق کے خلاف حجت کے طور پر پیش ہو سکتا ہے۔ تو آپ لوگوں کے خلاف اسے پیش کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ رسالہ مولوی عمر دین صاحب نے آپ لوگوں کے ساتھ ہونے کے وقت میں لکھا تھا۔ اور اسمیں آپکے موجودہ خیالات کے خلاف بہت کچھ لکھا ہے۔ (نمونہ کے طور پر دیکھو صفحات ۵-۸-۱۱-۱۴) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ لوگ دمبدم عقائد احمدیہ سے دور چلے جا رہے ہیں۔ اور جو آج آپ کی حالت ہے سنہ ۱۳ء میں نہیں ہوئی تھی۔

مولوی محمد سعید صاحب اور نبوت مسیح موعودؑ

باقی رہے جناب مولوی میر محمد سعید صاحب حیدر آبادی سو اس میں شک نہیں۔ کہ وہ ایک بڑے با خدا اور بزرگ انسان اور عالم و فاضل ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ کتنا عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی صحبت میں رہے۔ تعجب ہے کہ مصنفین سلسلہ احمدیہ کے شمار کے وقت ایسے مصنفین جو سالہا سال حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہے تھے۔ وہ تو مولوی محمد علی صاحب کو بھول گئے۔ اور بالمقابل جو لوگ بہت ہی کم عرصہ حضور کی خدمت میں رہے۔ اور کبھی کم انہیں اس زمانہ میں یہاں آنے کا موقع ملا۔ یا اس زمانہ میں وہ کسی اور ہی حیثیت میں تھے۔ وہ آپ کو یاد آ گئے۔

حیرت کا مقام ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک مولوی میر محمد سعید صاحب و مولوی غلام نبی صاحب جنہوں نے غالباً عمر بھر میں سلسلہ احمدیہ کے متعلق سوائے ان تحریروں کے جنکے حوالے مولوی محمد علی صاحب نے دئے ہیں۔ کبھی کوئی کتاب یا رسالہ تصنیف نہیں کیا۔ اور میر قاسم علی صاحب و مولوی عمر الدین صاحب جن کی سلسلہ احمدیہ کے متعلق غالباً سب سے پہلی تصنیفیں وہی ہیں۔ جنکا مولوی محمد علی صاحب نے حوالہ دیا ہے یہ تو مصنفین سلسلہ احمدیہ ہیں۔ مگر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب جناب مولوی عبید اللہ صاحب بسمل۔ جناب قاضی اکمل صاحب۔ جناب شیخ یعقوب علی صاحب اور جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مصنف نہیں۔ اور نہ ہی سیدنا و اماما حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ تصنیف کرنا جانتے ہیں۔ اور ان کو جانے دیجئے۔ کیا خود آپ بھی کسی زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کے خاص مصنفین میں سے نہیں تھے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپنے ان لوگوں کو چھوڑ کر بالمقابل ایسے لوگوں کی تحریریں لیں۔ جن میں کچھ بعض تو مصنفین سلسلہ کہلا ہی نہیں سکتے۔ اور بعض اس زمانہ میں جس کی انکی وہ تحریریں ہیں۔ مصنفین سلسلہ میں سے نہیں تھے۔ کیا اسکی یہی وجہ نہیں کہ اصل مصنفین کی تحریرات آپکو اپنے مدعا کے خلاف نظر آئیں۔ اس لئے آپ نے انہیں نظر انداز کر کے ان کی بجائے دوسرے لوگوں کا نام "مصنفین سلسلہ احمدیہ" رکھکر ان کی تحریریں پیش کر دیں۔ کیا یہی طریق حق جوئی ہے۔ کیا ان راہوں پر چلکر کبھی کوئی شخص صحیح نتیجہ پر پہنچ سکا ہے۔ اگر نہیں تو آپ اس کارروائی کے کیوں مرتکب ہوئے۔

اختلاف سے پہلے کے حوالے

لیجئے اب میں آپ کے چھ حوالوں کے مقابل پر سردست صرف چھ اور حوالے دیتا ہوں۔ (اور اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ بیسیوں نہیں سینکڑوں حوالے اور پیش کئے جائینگے) اور چونکہ مولوی آپ کا مغالطہ یہ ہے کہ "حقیقۃ النبوۃ کی تاریخ سے پہلے ایک تحریر دکھا دیں۔ جس میں اس لفظ نبوۃ کی تشریح یہ کیگئی ہو کہ اس سے مراد حقیقۃ نبوۃ ہے۔ محدثیت نہیں"۔ اس لئے اسی التزام کے ساتھ میں یہ حوالے پیش کرونگا جن میں سے ہر ایک حوالہ حسب تشریح مولوی محمد علی صاحب اپنے اندر اس بات کا ثبوت رکھتا ہے کہ اسمیں نبوۃ سے مراد حقیقۃ نبوۃ ہے۔ نہ کہ محدثیت اور وہ تشریح یہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب اپنے رسالہ "القول الفصل" کی ایک غلطی کا اظہار" کے صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں کہ "مجددوں سے الگ کر دینے اور حضرت مسیح موعودؑ کو نبیوں اور رسولوں میں شامل کر دینے سے صاف طور پر میاں صاحب کا یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کو حقیقی نبی اور رسول مانتے ہیں"۔ جس سے ثابت ہوا کہ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلحاظ نبوت اس امت کے محدث مجددین سے الگ کر کے آپ کو زمرۂ انبیاء میں داخل بتائے وہ آپ کی نبوت کو حقیقۃ نبوت قرار دیتا ہے۔ اور آپ کے صرف محدث ہونے کی نفی کرتا ہے

مولوی محمد علی صاحب کا حوالہ

اس اصل کے قائم ہو چکنے کے بعد مولوی محمد علی صاحب کے اس مطالبہ کو پورا کرنیکے لئے کہ "کاش حقیقۃ النبوۃ کی تاریخ سے پہلے کی ایک تحریر دکھا دیں۔ جس میں اس لفظ نبوۃ کی تشریح یہ کی گئی ہو کہ اس سے مراد حقیقۃ نبوۃ ہے محدثیت نہیں"۔ موعودہ چھ حوالے پیش کرنے سے پہلے خود مولوی محمد علی صاحب

ہی کی سردست صرف ایک تحریر پیش کرتا ہوں۔ جس سے ثابت ہے کہ حقیقۃ النبوۃ کا تو کیا ذکر ہے۔ وہ خود اپنے ہی ٹریکٹ "میرے عقائد" سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود کو محدث نہیں۔ بلکہ حقیقتاً نبی سمجھتے تھے۔ چنانچہ آپ مئی ۱۹۰۷ء میں ریویو آف ریلیجنز میں لکھتے ہیں کہ "جب دنیا میں سخت ایمانی ضعف چھا جاتا ہے۔ تو اسوقت خدا تعالیٰ کمال فضل و رحم سے کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے کہ جس کے مقدم خیر سے مذہب حقہ میں نئی زندگی کی روح نفوذ پاتی ہے۔ اسی قانون کے مطابق اللہ تعالےٰ مختلف زمانوں کے اندر مختلف ممالک میں انبیاء نازل فرماتا ہے۔ پھر جب مسیح سے چھ سو برس بعد عیسائی دین پر اسی قسم کی موت وارد ہوئی۔ جس کو تیرہ سو برس کا زمانہ گذر چکا ہے۔ تو اسوقت خدا تعالےٰ نے حضرت سرور کائنات خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ پھر اسی قانون اور ان تمام پیشگوئیوں کے مطابق جو قریباً ہر مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں اپنے مسیح موعود کو قادیان میں نازل فرمایا ہے" (جلد ششم صد ۱۹۱)

یعنے جس طرح حضرت عیسیٰ سے چھ سو برس بعد آنحضرت صلعم منصب نبوت پر مبعوث ہوئے۔ اور اس درمیانی عرصہ چھ سو سال میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔ ٹھیک اسی طرح آنحضرت سے تیرہ سو برس بعد حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالےٰ نے نبی بنا کر بھیجا۔ اور آپ سے قبل تیرہ سو برس کوئی نبی نہیں ہوا جس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود زمرہ انبیاء میں داخل ہیں۔ نہ زمرہ محدثین میں۔ پس آپ حقیقتاً نبی ہیں ؛

مولوی محمد علی صاحب کے مطالبہ کو خود انہی کی تحریر سے پورا کرنے کے بعد اب میں موعودہ چھ حوالے بالمقابل پیش کرتا ہوں :۔

پہلا حوالہ سب سے پہلے مولوی محمد علی صاحب کے استاد جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ سید صاحب ۲۵۔ مئی سنہ ۱۹۱۱ء کے اخبار بدر میں لکھتے ہیں کہ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس زمانہ سے پہلے اس امت محمدیہ میں بادشاہ تو ضرور ہوئے ہیں۔ پر نبوت کا دعویٰ کسی نے نہیں کیا ہے۔ اور اس زمانہ میں ایک مدعی نے نبوۃ کا دعوے تو کیا اسلامی بادشاہت نہایت ضعف میں ہے اور اب تک کسی زمانہ میں یہ دونوں امر مجتمع نہیں پائے گئے۔ چونکہ پہلے زمانہ میں سلطنت کی سخت ضرورت تھی۔ لہٰذا وہ اعلیٰ درجہ کی رہی اور نبوت کی اشد ضرورت نہ تھی۔ تو اگرچہ الہام سے بعض ہندوؤں کو بھی کم و بیش مشرف کیا۔ پر نبوت کا انعام نہ کیا۔ اور اس زمانہ میں چونکہ نبوت کی اشد ضرورت تھی۔ لہٰذا وہ انعام فرمائی۔ لیکن سلطنت کی چونکہ اشد ضرورت نہ تھی۔ لہٰذا وہ اعلےٰ درجہ کی عنایت نہیں کی"

اس حوالے میں جناب سید صاحب نے حضرت مسیح موعود سے قبل کے تمام اولیا و اقطاب و محدثین و مجددین امت محمدیہ کو غیر نبی اور بالمقابل حضرت مسیح موعود کو نبی بتا کر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ جس نبوت کو وہ حضرت مسیح موعود میں مانتے ہیں۔ وہ حقیقتاً نبوت ہے۔ محدثیت نہیں"

دوسرا حوالہ دوسرا حوالہ جناب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر کا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:۔ "اور نبیوں کے لیئے تو صرف یہ بات منوانے کی ہوتی تھی۔ کہ میں نبی ہوں۔ مگر تیرے لئے دو مشکلات تھیں۔ اول تو یہ کہ کوئی نبی آسکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ میں نبی ہوں۔ آخر تو نے چار لاکھ انسان کے جزو ایمان میں یہ بات داخل کر دی" (بدر جلد ۸ نمبر ۲۰ صفحہ ۱۰) اس حوالہ میں جناب مفتی صاحب نے کھول کر بتا دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود زمرہ محدثین میں سے نہیں ہیں۔ بلکہ زمرہ انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں۔ اسلئے آپکی نبوت حقیقتاً نبوت ہے۔ محدثیت نہیں۔

تیسرا حوالہ تیسرا حوالہ رسالہ تشحیذ الاذہان میں سے جناب قاضی اکمل صاحب موجودہ ایڈیٹر تشحیذ الاذہان کی ایک تحریر سے نقل کرتا ہوں (بجواب سوال) "ایک مسلمان پابند صوم و صلوٰۃ مرزا صاحب کے نہ ماننے سے کس دلیل سے کافر ہے"

الجواب:۔ جناب اسی دلیل سے جس دلیل سے حضرت موسیٰ کے تابع تورات پر عامل۔ حضرت عیسیٰ خلیفہ امت موسوی کا انکار کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ صوم و صلوٰۃ مقبول بہ شرط ایمان ہے۔ اور ایمان تو صرف وحی کی دشمنی سے بھی سلب ہو جاتا ہے۔ چہ جائیکہ ایک نبی کی تکذیب کی جائے برخلاف آیت آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل آمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ۔ یہ مسیح موعود بھی رسل میں داخل ہے" تشحیذ جلد دوم نمبر ۵ صفحہ ۲۸۷

چوتھا حوالہ حضرت مولوی شیر علی صاحب سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر و حال ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کی تحریر سے پیش کرتا ہوں۔ یہ حوالہ موجودہ اختلاف سے بہت پہلے کا اور اس زمانہ کا ہے۔ جبکہ مولوی محمد علی صاحب ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر تھے۔ آپ لکھتے ہیں:۔ "اگر انبیاء کی ایک الگ جماعت ہے۔ جو دنیا کے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہے تو یقیناً ہمارا احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی جماعت کا ایک ممتاز فرد ہے۔ اگر زرتشت ایک نبی تھا۔ اگر بدھ اور کرشن نبی تھے۔ اگر حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی ہوکر دنیا میں آئے۔ تو یقیناً یقیناً احمد بھی ایک نبی ہے۔ کیونکہ جن علامات کے ذریعہ سے زرتشت اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا نبی ہونا ہمیں معلوم ہوا۔ وہ تمام علامتیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی فداہ ابی و امی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں موجود ہیں" (ریویو جلد ۹ صفحہ ۲۴۹ مضمون انبیاء عالم)

پانچواں حوالہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی تحریر سے پیش کرتا ہوں۔ حضرت ممدوح تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذاتیات کی نسبت سب سے بڑا اور اہم اور ان کے نزدیک ناقابل جواب اعتراض انتخاب کریں۔ اور اسے مشتہر کریں۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ وہی اعتراض بلا کم و کاست ان معترضوں کی فہرست میں دکھا دینگے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ با عزم نبیوں کی ذاتیات پر نکتہ چینی کی ہے۔ اسلئے کہ علےٰ وجہ البصیرۃ ہم دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ ہمارے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی برگزیدہ جماعت کے ایک فرد کامل ہیں" (ٹریکٹ منشی الٰہی بخش صاحب اور رفیق میں اور ہم میں ایک کھلے فیصلہ کی راہ نکل آئی ہے" از حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم)

چھٹا حوالہ سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی اس تقریر سے جو حضور نے ۲۹ر دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء کو جلسہ پر کی تھی۔ نقل کرتا ہوں۔ جو زمانہ اختلاف سے

بہت پہلے کی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"سنو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی نبی اٹھا ہے۔ تو ہم میں اٹھا ہے۔ رب سے زیادہ فضل ہؤا تو ہم پر۔ دنیا کو کھول کھول کر سناؤ۔ کہ وہ نبی قادیان میں ہے۔ اس کا نام مرزا غلام احمد تھا"۔ (بدر جلد ۱۰ نمبر ۱۲۔ پرچہ ۱۹ر جنوری ۱۹۱۱ء)

اس حوالے میں سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت سے لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ تک کے تمام مقربین سے نفی نبوت کر کے اور بالمقابل حضرت اقدس کو نبی بتا کر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ آپ حقیقتاً نبی ہیں نہ کہ محدث۔

ایک اور حوالہ

آخر میں مولوی عبید اللہ صاحب بسمل کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔ جس پر حضرت اقدس کی مُہر تصدیق ثبت ہے۔ اور وہ جناب مولوی صاحب کا وہ حاشیہ ہے۔ جو تذکرۃ الشہادتین فارسی کے حاشیہ صفحہ ۷۶ پر درج ہے۔ اور جو اس کتاب میں درج ہو کر حضرت اقدس کی طرف سے شائع ہؤا ہے۔ اور وہ یہ ہے:۔

"وآنچہ ناآشنایان حقیقت بمغز سخن نارسیدہ بر لفظ رسول و رسالت و نبی و نبوت اعتراض مے کنند۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء است و بمضمون حدیث لا نبی بعدی احدے بعد ازاں حضرت نبی نتواند بود۔ ایشان معنی ختم نبوت را اصلاً نفہمیدہ اند چہ بر وجود ذی جود سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کمال درجہ نبوت ختم شدہ است۔ نہ نبوت۔ آرے تا روز قیامت غیر از اُمت و اُمت بودن آنحضرت ہیچ نبی صاحب شریعت جدیدہ نخواہد رسید۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رانیز ہمیں اعتقاد است۔ کما نقل محمد طاہر فی تکملۃ مجمع البحار عن عائشہ رضی اللہ عنہا۔ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ" (صفحہ ۷۶-۷۷ حاشیہ)

الفاظ رسول و رسالت و نبی و نبوت کے متعلق حقیقت شناسی سے محروم لوگ مغز کلام تک نہ پہنچنے کے باعث جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونا اور حدیث لا نبی بعدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے سے مانع ہیں۔ ان لوگوں نے ختم نبوت کے معنے قطعاً نہیں سمجھے۔ کیونکہ کمال درجہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے۔ نہ کہ نفس نبوت۔ ہاں اسمیں شک نہیں کہ قیامت تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے سوا اور آپ کا اُمتی ہوئے بغیر یا صاحب شریعت جدیدہ کوئی نبی بھی نہیں آ سکتا۔

چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی یہی اعتقاد تھا۔ جیسا کہ محمد طاہر اپنی کتاب تکملہ مجمع البحار میں حضرت عائشہ سے روایت لاتے ہیں کہ قولوا خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ یعنے یہ تو کہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ مگر یہ مت کہو۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کوئی نہیں ہوگا۔

اب خدارا انصافاً بتایئے کہ آپ کا یہ مطالبہ پورا ہؤا یا نہیں کہ "کاش حقیقۃ النبوۃ کی تاریخ سے پہلے ایک تحریر دکھاویں۔ جسمیں اس لفظ کی تشریح یہ کی گئی ہو۔ کہ اس سے مراد حقیقت نبوت ہے۔ محدثیت نہیں" اور ابھی ہماری طرف سے اسی پر بس نہیں ہم بتوفیقہ تعالیٰ اسی شرط کے ساتھ ایک دو نہیں بیسیوں حوالے دکھلا سکتے ہیں۔ اور ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

خاکسار

محمد اسمٰعیل (مولوی و منشی فاضل) قادیان

رسید چندہ زنانہ وارڈ

ہزار ہزار شکر اس پاک رحمٰن رحیم کا جس نے ہماری دردمند بہنوں کے دل میں ہمدردی اور غمگساری کے ساتھ اپنی بیمار بہنوں کیلئے رحم ڈالا۔ اور انہوں نے اس ناچیز خادمہ کی تحریک چندہ پر لبیک کہی اور ہزاروں دعائیں ہونگی۔ ان محترم بہنوں کے لئے جنہوں نے قابل رحم بیماروں کے لئے بذریعہ زر امداد فرمائی۔ امید کہ دوسری بہنیں بھی پُر زور توجہ اس طرف مبذول فرما کر بہت جلد اس کار ثواب میں حصہ لینگی۔ اللہ تعالیٰ ان ہمدرد بہنوں کو جزائے عظیم عطا فرمائے۔ اللہم آمین۔ اب میں دلی شکریہ کے ساتھ مفصلہ ذیل بہنوں کو ان کی امداد کی رسید لکھتی ہوں۔ یہ وہ چندہ ہے جو اس عاجزہ کو ملا کسی اور جگہ یا محاسب صاحب کے نام بھی چند بہنوں نے وعدہ کیا تھا کہ چندہ بھیجیں گی۔ مگر مجھے اس کا پتہ ملنا چاہیئے۔ یعنی بذریعہ کارڈ جو بہن مجھے صرف اطلاع ہی لکھ دیگی تو بھی کافی ہوگی۔ مقامی بہنوں سے میں نے ابھی چندہ وصول نہیں کیا۔ عنقریب انشاء اللہ ارادہ ہے کہ ان سے ہو سکیگا۔ زیادہ تر تو ان ہی کو فائدہ پہنچیگا۔ مگر باہر کی بہنوں کی یہ نیکی ہے کہ وہ زیادہ ثواب کمائیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم حاصل کریں۔ اپنی بہنوں کی دلی خیر خواہ۔ ناچیز سکینۃ النساء قادیان

(۱) معرفت عزیزہ بہن سلیمہ خاتون بنت سیٹھ محمد غوث صاحب حیدر آباد دکن	۵۲
(۲) حضرت محترمہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ از مالیر کوٹلہ	عنہ
(۳) صاحبزادی مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ " "	۵ صہ
(۴) خواتین مالیر کوٹلہ معرفت عزیزہ محمودہ خاتون مالیر کوٹلہ	۱۴ للعہ
(۵) بنت جناب سید محمد حسین صاحب قانونگو راکودھا	صہ
(۶) خواتین امرتسر معرفت اہلیہ مستری اللہ بخش صاحب امرتسر	۲۴ للعہ
(۷) بنت شیخ سراج الحق صاحب پٹیالہ	للعہ
(۸) طالبات گرل سکول قادیان معرفت ہیڈ معلمہ	عام
میزان کل	۱۱۸ ۱۲

نظم

"دیوانۂ احمدؑ کو ضرورت نہیں گھر کی"

کیا تم سے کہیں کیسے شب ہجر بسر کی
بس ٹوٹ گئی نیند ہائے نبی کہہ کے سحر کی

مل جائیگی اللہ سے جنت سر محشر
گر احمدؑ موعود نے الفت کی نظر کی

اے شاہ اسے سمجھوں میں شاہی سے زیادہ
مل جائے اگر مجھ کو گدائی ترے در کی

خود چارہ گری کے لئے آئے ہیں مسیحا
دیکھے کوئی تاثیر مرے درد جگر کی

جاتا ہوں سوئے حشر لئے تحفہ تقوےٰ
لوگو! مجھے حاجت نہیں کچھ زاد سفر کی

کافی ہے اسے سایۂ دیوار مسیحا
دیوانۂ احمدؑ کو ضرورت نہیں گھر کی

کیا فائدہ بیعت سے عتیق آپ کو ہوگا
غفلت میں یونہی آپ نے گر عمر بسر کی

عبد الحی۔ عتیق۔ حیدر آبادی

ایک ضروری اطلاع

نظارت تالیف واشاعت قادیان نے جو دارالصناعت حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے سیالکوٹ میں کھولا ہے اور جو کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں۔ اور جس کے نفع سے تبلیغی مشنوں کو امداد اور وسعت دیجائیگی۔ یہاں کا بنا ہوا مال یعنی فٹ بال کرکٹ بال اور ہاکی بال وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ مضبوط اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اسکی تیاری میں ہر رنگ میں دیانت داری کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ پس ہر وہ جماعت جسکو کسی رنگ میں بھی کھیلنے کے سامان سے تعلق ہو مثلاً فوج اسکول۔ کالج یا دکاندار جہاں کہ یہ سامان لگ سکتا ہو۔ نہایت ضروری ہے کہ وہ کوشش کرکے بھی ہمارے کارخانہ سے مال منگوائیں۔ تمام انجمنوں کے سکرٹری اور بالخصوص تبلیغی سکرٹری صاحبان کی خدمت میں نہایت پرزور درخواست کیجاتی ہے۔ کہ وہ اس کام میں مدد دیں یہ ایک خاص دینی کام ہے۔ ہمارے ہاں کے بنے ہوئے سامان کو اپنے ہاں کے سکولوں۔ دلیسی وانگریزی کلبوں کالجوں وفوجی افسروں کے پاس لیجاکر دکھائیں۔ اور آرڈر حاصل کریں ایسے نوجوانوں کو ہم معقول کمیشن دیں گے۔ ہر انجمن کے سکرٹری صاحب کی ذمہ داری پر نمونے جسقدر چاہیں ارسال کئے جائینگے۔ انکی ذمہ پر بطور قرض سامان بھی ارسال کیا جاسکتا ہے۔ درخواست منیجر احمدیہ دارالصناعت سید منزل سیالکوٹ شہر کے نام بھیجیں

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب لالہ اوتم چند صاحب منصف درجہ اول ضلع سیالکوٹ

چراغ الدین ولد عمر بخش چوڑیگر ساکن سیالکوٹ مدعی بنام معزالدین ولد شمس الدین قوم پٹھان ساکن شہر دہلی بازار بلیماراں مدعاعلیہ

۷۰۹
۱۲۰/۰/۰

بنام معزالدین ولد شمس الدین قوم پٹھان ساکن شہر دہلی بازار بلیماراں ہرگاہ بمقدمہ مندرجہ بالا حسب درخواست مدعی وبیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ اس لئے اس کے برخلاف اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور۔ واقعہ ۷ ۱۱/۱۹۲۱ کو بوقت ۱۰ بجے صبح کے حاضر عدالت ہو کر جوابدہی وپیروی مقدمہ کی نہ کریگا۔ تو اوسکے برخلاف کارروائی یکطرفہ کیجائیگی۔

دستخط حاکم ۲۱/۱۰

مہر عدالت

205

ہندوستان کی خبریں

سکرٹری خلافت کمیٹی دہلی کو ایک سال قید مسٹر عبد العزیز انصاری ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی سکرٹری خلافت کمیٹی دہلی کو جن پر زیر دفعات ۱۲۴ وغیرہ مقدمہ چل رہا تھا ڈپٹی کمشنر کی عدالت سے ایک سال قید مشقت کی سزا دی گئی۔

اسلامی عہد کی ایک بندوق کلکتہ میں فیرلی پلیس (محل) کے قریب ایک نئی عمارت بن رہی ہے۔ جس کے سلسلہ میں اشخاص تھے جب اینٹ و پتھر کو کھود کر پھینک رہے تھے۔ تو انہوں نے ایک ایسی ضرب لگائی جو غیر معمولی طور پر سخت تھی۔ اور جب اسے کھودا گیا تو اسلامی عہد کی ایک بندوق نکلی۔ جو ۲ فٹ لمبی تھی اور دو فٹ کے قریب محیط تھی۔

اراکین پنجاب کونسل کا الاؤنس پنجاب کونسل کے ۲۵ ر اکتوبر کے اجلاس میں مسٹر موتی رام کاشتیہ نے قرارداد پیش کی کہ اراکین کونسل کو دس کی بجائے تیس روپیہ روزانہ الاؤنس ملا کرے لالہ سیوک رام نے تیس کی بجائے پندرہ روپیہ تجویز کیا اور یہ قرارداد منظور ہوگئی

پنجاب کونسل میں اردو زبان حکومت پنجاب نے حکومت ہند کی منظوری اور صاحب وزیر ہند کی اجازت سے منظور کر لیا ہے۔ کہ کونسل کے جو اراکین اردو یا کسی دیسی زبان میں تقریر کرنے کیلئے صدر کی اجازت لینی پڑیگی۔

مالا بار میں اسلحہ واپس لینے کا حکم کالی کٹ کی خبر ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ جس کسی کے پاس اسلحہ کا لائسنس ہے وہ واپس کر دے کیونکہ کہا جاتا ہے کہ لائسنس دار باغیوں کو امداد دے رہے ہیں۔

مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ کی صدارت آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے زیر صدارت مسٹر جناح لکھنؤ میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ لیگ کا آئندہ سالانہ جلسہ احمد آباد میں ۳۰۔۳۱ ر دسمبر کو ہو۔ جسکے صدر مولوی مولوی ابو الکلام آزاد ہوں گے۔

آل انڈیا سادھو کانفرنس امرتسر آل انڈیا سادھو کانفرنس کا اجلاس ۲۷ ر اکتوبر کو امرتسر میں بمقام جلیانوالہ باغ منعقد ہوا۔ صدر کا شاندار استقبال کیا اور جلوس نکالا گیا۔ دوسرے دن کانفرنس نے ریزولیوشن پاس کیا جس میں گرفتار شدہ سادھوؤں کو مبارکباد دی گئی اور گورنمنٹ کے فعل پر ناراضگی کا اظہار کیا گیا۔

سنٹرل جیل لاہور میں ہنگامہ بندے ماترم راوی ہے کہ سنٹرل جیل لاہور میں ایک سخت ہنگامے کی پر زور افواہ شہر میں اڑ رہی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس ہنگامے میں کئی آدمی مارے بھی گئے ہیں۔

لالہ امیر چند اور اچود صیا ناتھ کو سزا لالہ امیر چند سکرٹری سٹی کانگریس کمیٹی لاہور کو ایک مہینے کی اور لالہ اجودھیا ناتھ کانگریس والنٹیر کو پندرہ یوم کی سزائے قید محض دی گئی ہے۔

سیٹھ یعقوب حسن کا مقدمہ تنجور ۲۹ ر اکتوبر سیٹھ یعقوب حسن کے مقدمہ میں گورنمنٹ مدراس [illegible] دربارہ منظوری اجرا مقدمہ زیر دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری (جان بوجھکر جھوٹی شہادت پیش کرنا) ومقدمات زیر دفعات ۱۲۴ الف اور ۱۵۳ الف پیش کیا یہ مقدمات ان کی تقاریر جو مدراس پراونشل کانفرنس منعقدہ تنجور کی بنا پر چلائے گئے ہیں۔ جن میں کہا جاتا ہے کہ سیٹھ صاحب نے کہا کہ "اب لکھوکھا آدمی ہندوستان کے طول و عرض میں اس گورنمنٹ کے خلاف ہتھیار لے کر کھڑے ہو گئے ہیں" وغیرہ

پہلی ہندوستانی وکیل عورت الہ آباد ۲۹ ر اکتوبر۔ ہائی کورٹ نے مس کارنیلا سہراب جی کو بطور وکیل پریکٹس کرنے کی اجازت دیدی ہے اور ان کا نام وکلا کے رجسٹر میں درج کر لیا ہے۔ یہ ہندوستان بھر میں پہلی خاتون ہیں۔ جن کو وکالت کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

مسٹر لیسی فٹ جانسن مدراس میں مدراس ۲۹ ر اکتوبر مسٹر پسی فٹ جانسن آجکل مدراس میں ہیں ان کو وہاں کی کئی ٹمپرنس ایسوسی ایشنز نے ایڈریس پیش کئے ہیں۔

غلہ کی درآمد برآمد شملہ۔ ۲۸ ر اکتوبر یکم سے ۱۵ ر اکتوبر تک غلہ۔ دالیں۔ آٹا۔ ہندوستان سے باستثنائے برہما کے ۳۲۹۲۷ ٹن باہر گیا اور یہ چیزیں ۸۲۳۰۰ ٹن وزن باہر سے آئیں۔

آگرہ میونسپلٹی پر دس ہزار کا دعویٰ آگرہ۔ ۲۸ ر اکتوبر۔ پنڈت راج بہاری لال وکیل نے اپنے موکل چوبے چندی لال کی طرف سے آگرہ میونسپل کمیٹی کو دس ہزار روپیہ ہرجانہ کا نوٹس دیا ہے۔ کیونکہ "ایک قدآدم گڑھے میں جو ادپرسے کھلا ہوا تھا۔ گر گئے اور انہیں چوٹیں لگیں۔

قصور میں لالہ گوردھن داس کی زبان بندی ۲۹ ر اکتوبر۔ کو لالہ گوردھن داس قصور میں گئے۔ وہاں مسٹر ادگلوی سب ڈویژنل افسر پولیس نے آپ کو دو ماہ تک سب ڈویژن قصور میں کوئی تقریر نہ کرنے کا حکم زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری دیا ہے۔ جس کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ میں پنجاب پراونشل کانگریس کمیٹی سے اس حکم کی نافرمانی کی اجازت طلب کر رہا ہوں۔ اگر اجازت مل گئی تو یہاں تقریر کرونگا۔

وائسرائے کشمیر میں سری نگر۔ ۲۷ ر اکتوبر وائسرائے بہادر نے ریاست کے کارخانہ ریشم اور ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کا معائنہ کیا۔ جہاں کشمیر کی صنعتوں اور کاریگروں کی نمائش کی گئی تھی۔ کل شام کو ریاست کی طرف سے وائسرائے کے اعزاز میں جلسہ دعوۃ مہاراجہ کے محل میں ہوا۔ جہاں دونوں طرف سے جام صحت پر تقریریں ہوئیں۔ اس کے خاتمہ پر آتشبازی چھوڑی گئی۔

تعلقہ داران اودھ کی فتح:۔ مزارعان کے خیرخواہ ممبروں اور سرکاری ممبران کی سخت مخالفت کے باوجود آج اجلاس کونسل میں زمینداروں کے قائم مقام ممبروں کی ۵ ا ووٹوں کی کثرت سے یہ ترمیم منظور ہو گئی ہے۔ کہ آئیندہ سے زمیندار جب چاہیں خود کاشت کرنے کیلئے اراضی سے مزارعہ کو بیدخل کر دیں مسٹر کنزرو نے کہا کہ اگر لوکل گورنمنٹ نہیں تو گورنمنٹ ہند کو اسے مسترد کرنا پڑے گا۔

میرٹھ ڈسٹرکٹ کانفرنس:۔ میرٹھ۔ ۲۹ ر اکتوبر۔ پنڈت موتی لال صاحب نے گڑھ مکتیشر کانفرنس کی صدارت منظور کر لی ہے۔ بشرطیکہ حاضرین کھدر پہن کر آئیں۔ یہ کانفرنس ۱۲۔۱۳۔۱۴ نومبر کو ہوگی۔ پنڈت جی کے حکم کی تعمیل کیلئے سخت کوشش کیجا رہی ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

امریکن فوجوں کی جرمنی سے روانگی لنڈن ۲۱ اکتوبر چونکہ امریکہ اور جرمنی نے باہمی معاہدہ صلح کی تصدیق کردی ہے اسلئے امید کیجاتی ہے کہ امریکہ کی فوجیں ۲ ہفتہ کے اندر ہی جرمنی سے روانہ ہونی شروع ہوجائینگی۔

سن فین ملک معظم کی رعایا نہیں رہنا چاہتی لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ چونکہ سن فین جماعت کے قائم مقام توالی نے اب صاف طور پر کہدیا ہے کہ وہ ملک معظم کی رعایا بنکر رہنا نہیں چاہتے۔ اس لئے اب یقین کیا جاتا ہے کہ پارلیمنٹ کا انتخاب از سر نو ہوگا۔

مہاراجہ پٹیالہ شاہ بلجیم کے مہمان لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ ریٹرز کا تار مظہر ہے کہ شاہ البرٹ نے مہاراجہ کو باریاب کیا۔ مہاراجہ موصوف کی شاہ بلجیم نے ضیافت بھی کی۔

عراق سے تیل کے چشمے لنڈن ۵ اکتوبر۔ دارالعوام میں سر سیموئل ہور کو جواب دیتے ہوئے میجر ووڈ نے بیان کیا کہ عراق عرب کے تیل کے چشموں کا اجارہ اینگلو پرشین کمپنی کو نہیں دیا گیا۔ معاہدہ سیورے کے ماتحت عراق میں ترکی جائداد سلطنت عراق مفت لے سکتی ہے۔ اس لئے جب عہد نامہ کی تصدیق ہوجائیگی اسوقت حکومت عراق تمام حقوق حاصل کرلیگی۔ جو ترکوں کو حاصل تھے۔

دارالعوام میں طوفان انگیز بحث لنڈن۔ ۲۶ اکتوبر بیکاروں کے الاؤنس کی نامنظوری کے خلاف لیبر ممبروں نے صدائے احتجاج بلند کی مسٹر جیک جونز نے کہا "ہم سمجھتے ہیں کہ تم شریف آدمی ہو" مسٹر ولیم تھارن نے جواب دیا "تم سیاسی چالبازوں کا ایک جتھا ہو" دونوں نے اپنے الفاظ واپس لینے سے انکار کیا اس لئے انھیں ایوان سے نکل جانے کا حکم دیا گیا چنانچہ دونوں نکل گئے۔ اور ان کے ساتھ نو لیبر اور بھی چلے گئے۔

معاملات ہند پر پارلیمنٹ میں بحث لنڈن ۲۵ اکتوبر ہاؤس آف لارڈس میں لارڈ سڈنہم نے کہا کہ جب سے مسٹر مانٹیگو وزیر ہند بنے ہیں۔ بے شمار تباہ کن غلطیاں ظہور میں آرہی ہیں۔ جن کی وجہ سے حکومت کمزور ہوگئی ہے۔ ہندوستان سراسر اصلاحات کے ناقابل ہے اور موپلوں کی بغاوت سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ کا اثر اور وقار بالکل مٹایا جا رہا ہے۔ اور اسپر فوجوں میں تخفیف کی جا رہی ہے۔

لارڈ کرزن نے کہا کہ وائسرائے کو قیام امن کیلئے کل اختیارات حاصل ہیں۔ اور شہزادہ ویلز جو ہندوستان جارہے ہیں۔ کی موجودگی ہندوستانیوں پر خوشگوار اثر ڈالے گی۔

لارڈ چیمسفورڈ نے کہا کہ جو کچھ ہندوستان میں ہو رہا ہے۔ وہ اس عالمگیر تحریک کے سلسلہ میں ہے۔ جو کالی قومیں گوروں کے خلاف کر رہی ہیں۔ قطع تعلق کی تحریک کی نسبت کسی طرح کی ذمہ داری مسٹر مانٹیگو پر عاید نہیں ہوتی کیونکہ یہ پالیسی میری قائم کردہ ہے کہ قطع تعلق کی مخالفت سب سے پہلے ہندوستانیوں کو کرنی چاہئیے۔ موپلوں کی بغاوت سے مسٹر گاندھی کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

کیا برطانیہ یونان کو مدد دیگا لنڈن ۲۴ اکتوبر۔ وزیر اعظم یونان جو لنڈن میں ہیں اس امر کی کوشش کر رہا ہے کہ ایشیائے کوچک کی مہمات میں مالی امداد دیجائے۔ اور اس کا دل بڑھا دیا جائے اس کے متعلق عام طور پر یہ خیال ہے کہ برطانیہ عظمیٰ مسلمانوں کے جذبات کو صدمہ پہنچنے کے خیال سے یونان کو مدد نہیں دے سکتا۔

یونانیوں کی امداد کے بارے میں وزرا کی رائے متعدد وزراء بالخصوص مسٹر چرچل اور مسٹر مانٹیگو کی رائے ہے کہ یونانیوں کو ترکی پر حملے کرنے پر ملامت کیجائے۔ اور انکو اس امر کی ضرورت جتائی جائے۔ کہ وہ ترکی قوم کے استحکام و مضبوطی کا لحاظ کرے۔ یونانی ایشیائے کوچک میں اپنی طاقت کمزور کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی اسکے ہمارے وفادار مسلمانوں کو ہم سے بگاڑ کر ہمیں بھی مشکلات میں ڈال رہے ہیں

سائبیریا کا تخلیہ۔ لنڈن ۲۶ اکتوبر ٹوکیو کا تار مظہر ہے کہ جاپانی گورنمنٹ نے سائبیریا کو خالی کرنیکا ارادہ کرلیا ہے اور وہ اس میں چینی گورنمنٹ کے ساتھ جو گفتگوئے مصالحت ہو رہی ہے۔ اس کا بھی لحاظ نہ کریگا۔ جاپانی باشندوں کا تحفظ سائبیریا کی عارضی گورنمنٹ پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ تمام اسلحہ اور گولہ بارود واپس کردیا جائیگا۔

شاہ کارل کو برطانوی حکام کے حوالہ کیا جائے لنڈن ۲۶ اکتوبر بوڈا پسٹ کا تار مظہر ہے کہ گورنمنٹ نے مطالبہ کیا ہے کہ اول کارل کو تخت سے دست بردار ہوجانا چاہئیے اور اسکے بعد اسکو برطانوی حکام کے حوالہ کردیا جائیگا۔

جرمنی کی ادائیگی تاوان لنڈن ۲۴ اکتوبر پیرس کا تار مظہر ہے کہ آج برلن سے دو ریل گاڑیوں میں ۱۲ کروڑ فرانک بھر کر آئے۔ جو جرمنی نے بمد تاوان بھیجے ہیں فرانسیسی بنکوں نے ان رقوم پر قبضہ کرلیا ہے۔

قسطنطین کو برقرار رکھنے کی کوشش لنڈن۔ ۲۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر گوناری اور موسیو برائینڈ کی تمام گفتگو قسطنطین کی معزولی کے متعلق تھی۔

موسیو گوناری نے فرانس سے کہا قسطنطین کو بادشاہ تسلیم کرے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دلائل بے سود ثابت ہوئے ہیں۔

یونانیوں اور احرار ترک کے درمیان مصالحت کرانے کے متعلق برطانیہ کا خیال یہ ہے کہ اب یونانی تجاویز صلح پیش کریں کہا گیا ہے کہ برطانیہ عظمیٰ قسطنطین کو بادشاہ تسلیم کرنے میں مخالفت نہ کرے گی۔ بشرطیکہ یونانیوں اور ترکوں کا باہمی قضیہ ختم ہوجائے اور اٹلی اور فرانس رضامند ہوں۔

بتایا گیا ہے کہ ترکوں اور یونانیوں کے قضیہ کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے اتحادیوں کا اتحاد عمل اشد ضروری ہے

ایرانی فوج کے اسلحہ تلف لنڈن۔ ۲۶ اکتوبر۔ دارالعوام میں کرنیل ہیٹ کے سوال کے جواب میں کہا گیا کہ اکتوبر کے آخر تک ساؤتھ پرشیا رائفلز کو بالکل منتشر کردیا جائیگا۔ اس کے ساز و سامان کا کچھ حصہ تو حکومت ایران کو دیدیا جائے گا۔ لیکن اکثر اسلحہ وغیرہ واپس لے لئے گئے ہیں۔ یا تلف کر ڈالے گئے۔

(باہتمام شیخ [illegible] صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر دفتر الفضل سے شائع ہوا)